بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى

النُّور

جولائی ۱۹۸۴ء

جماعت ہائے احمدیہ امریکہ کا ترجمان

امیر و مبلغ انچارج : شیخ مبارک احمد

ادارہ تحریر : منیر احمد چوہدری

امین اللہ سالک

مفتی احمد صادق

احبابِ جماعت احمدیہ کے نام حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ پیغام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

میرے پیارے احمدی بھائیو، بہنو اور بچو !

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

ہر چند کہ یہ جُدائی عارضی ہے اور انشاء اللہ بہت جلد سفر کے کامیاب اختتام پر پھر ملیں گے۔ لیکن جن حالات میں ربوہ اور پاکستان کی دوسری جماعتوں کو نمازوں میں روتے اور بلکتے ہوئے مُرغِ بسمل کی طرح تڑپتے ہوئے چھوڑ آیا ہوں، اُس کی یاد نے دِل پر غم کا ایسا گہرا سایہ ڈال رکھا ہے کہ رُوح کی گہرائیوں تک یہ غم اُتر چکا ہے۔ اور وجود کے ذرّے ذرّے میں اس کی تپش محسوس کرتا ہوں۔

خُدا کی راہ میں دُکھ اُٹھانا ہمارا مقدّر ہے۔ ہم نے بڑے صبر اور حوصلے کے ساتھ اپنے مکانوں کو جلتے ہوئے اور عمر بھر کے اثاثوں کو لُٹتے ہوئے دیکھا۔ محض اِس جُرم کی سزا میں کہ خُدا کی طرف سے آنے والے ایک مُنادی کی آواز پر ہم ایمان لے آئے۔ بارہا ہمارے بوڑھوں اور ہمارے بچوں اور ہمارے جوانوں کو ہماری آنکھوں کے سامنے ذبح کیا گیا، لیکن ہم نے صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا اور مقتول اپنی سوکھی ہوتی زبانوں سے قاتلوں کو دُعائیں دیتے ہوئے اِس دُنیا سے رُخصت ہوئے۔ بلاشُبہ وہ حیاتِ ابدی کا جام پی کر زندہ ہوئے اور آج بھی زندہ ہیں۔ لیکن بے بصیرت آنکھیں اس کا شعور نہیں رکھتیں۔ ہاں مگر اُن کے وہ غم بھی تو زندہ ہیں اور زندہ رہیں گے جو وہ پیچھے چھوڑ گئے اور احمدیوں کے سینوں میں چراغوں کی طرح جل رہے ہیں۔ ہم ان چراغوں سے روشنی پاتے ہیں اور یہ ہمیں ہدایت کی راہ دِکھاتے ہیں۔ مگر ہمارے صبر کے دامن کو یہ جلا نہیں سکے۔

خُدا جانے کس نام پر کس کی رضا کی خاطر غریب کھوکھے والوں کے کھوکھوں کو نذرِ آتش کرایا گیا اور تماشبین اپنی فتح وظفر کا یہ نظارہ دیکھ کر تالیاں بجاتے اور قہقہے لگاتے رہے۔ وہ جو صبح سے شام تک کبھی تو سخت سردی اور کبھی چلچلاتی دھوپ میں تہہ بازاری کے ذریعہ یا ریہڑیاں لگا کر اپنے اور اپنے بیوی بچوں کی معیشت کا غریبانہ سامان کیا کرتے تھے۔ بسا اوقات اسی حال میں گھر لوٹتے کہ اُن کے سودے لُٹ چکے تھے۔ اور اُن کی معیشت کی بساط لپیٹ دی گئی تھی۔ اور اُن کی ریہڑیوں کے ٹکڑے ہر طرف بازاروں میں بکھرے پڑے تھے۔ وہ کون اور کِس کا خُدا تھا جو اِن نظاروں کو دیکھ کر بہت مطمئن اور بہت خوش تھا۔ گویا اس نے تخلیقِ آدم کا مقصد پالیا۔ وہ کِس خُدا کا عرش تھا، جو اِن کیف آور نظاروں سے جھوم اُٹھا ہوگا۔ مَیں نہیں جانتا۔ مَیں کسی ایسے خدا کو نہیں جانتا۔ ہاں، مگر مَیں یہ جانتا ہوں اور خدائے عزّ وجلّ کی عزّت کی قسم کھا کر یہ کہتا ہوں کہ وہ ہمارے آقا و مولیٰ رحمۃ للعالمین حضرتِ اقدس محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا خُدا نہیں تھا۔

یہ سب کچھ ہُوا اور ہوتا آیا ہے۔ لیکن کوئی آگ غریب کھوکھے والوں کے ایمان کو جلا نہیں سکی۔ اور کوئی ٹھوکر اور کوئی ضرب ریہڑے والوں کے دین کے ٹکڑے نہ کر سکی۔ تہی دست بنانے والے عاجز آ گئے، اور کسی کو تہی از ایمان نہ کر سکے۔

دُنیا جن سے ناراض تھی، اُن سے خُدا راضی ہُوا۔ اہلِ دُنیا نے جن کو بے بس اور بے کس اور مُفلس اور قلّاش بنا کر چھوڑ دیا، خدا نے اُنہیں نہیں چھوڑا۔ اور بے بس اور بے کس اور مفلس اور قلّاش نہیں رہنے دیا۔ پہلے سے بہت بڑھ کر رزق کی راہیں اُن پر کشادہ کی گئیں۔ خدا اُن سے اور وہ خدا سے بہت راضی ہوئے۔ لیکن اُن کے ایمان کا معجزہ یہ نہیں کہ جب خُدا نے پہلے سے بہت بڑھ کر اُن کو عطا کیا، تب وہ خدا سے راضی ہوئے۔ بلکہ اُن کے ایمان کا معجزہ یہ ہے کہ وہ اس وقت بھی خدا سے راضی تھے جب اُن کی تجارتوں کو تباہ کیا جا رہا تھا۔ وہ اُس وقت بھی خدا سے راضی تھے جب وہ اپنے اثاثوں کو جلتا ہُوا دیکھ رہے تھے۔ وہ اپنے لُٹے اور اُجڑے ہوئے گھروں میں خدا سے راضی تھے۔ اور اُن ہولناک دِنوں اور دردناک راتوں میں بھی خدا سے راضی تھے اور راضی رہے، جب بھوک آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اُن کو بہت ڈراتی اور ستاتی اور تڑپاتی تھی۔ وہ مسکراتے ہوئے چہروں سے ان گھروں سے نکلتے اور ظلم کی گلیوں میں سر اُٹھا کر چلتے رہے۔

ہر چند کہ بازاروں اور گلیوں میں چلنے والوں پر آوازے کَسے گئے۔ اور اُنھیں کافر و ملحد و دجّال کہا گیا۔ ہر اسلام دُشمن طاقت کا ایجنٹ بتایا گیا۔ کبھی وہ انگریز کا خود کاشتہ پودا کہلائے تو کبھی یہود اور امریکہ کا آلۂ کار۔ اور اُسی سانس میں ستم ظریفوں نے خُدا کی قسمیں کھا کر یہ بھی اعلان کیا کہ سُرخ رُوس کے مقرّر کردہ تخریب کار بھی تو یہی ہیں۔

یہ سب مظالم بڑے حوصلے اور تحمل کے ساتھ ہم برداشت کرتے

ہے - اور ظلم کی کوئی تحریک ہماری مُسکراہٹوں کو ہم سے چھین نہ سکی مگر اَب ؟ اَب میں یہ کیا دیکھ رہا ہوں -
اب جبکہ خدا کا نام بلند کرنے سے ہمیں جبرًا روک دیا گیا اور محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی گواہی کا اعلان کرنے سے ہمیں باز رہنے کا حکم دیا گیا - اب جبکہ خدا کے وہ گھر جہاں سے پانچ وقت ایمان اور خلوص میں ڈوبی ہوئی پُر سوز و گداز اذان کی آوازیں بلند ہُوا کرتی تھیں خاموش ہیں، تو یہ وہ صدمہ ہے جو ہماری برداشت سے باہر ہُوا جاتا ہے - اور سینوں میں غم کی ایک آگ سی بھڑک اُٹھی ہے - جسے کوئی مَبزُحًا و سَلاَمًا کی ایمانی آواز کے سوا اب کوئی طاقت بجھا نہیں سکتی - نصرتِ الٰہی کی تقدیر کے سوا اب یہ آگ نہ بجھ سکتی ہے نہ ہم اُسے بجھنے دیں گے - اب تو اس کے شعلے آسمان سے باتیں کریں گے اور آسمان ہی سے وہ فضل کا پانی اُترے گا جو اُسے ٹھنڈا کرے گا -

زمینی لوگوں سے ہمیں کوئی اُمید نہیں - ہماری نگاہیں صرف آسمان کی طرف اُٹھتی ہیں - اور آسمان ہی کی طرف ہماری گریہ و زاری کا شور بلند ہو رہا ہے - یہ شور تو اب دبنے کا نہیں - بلکہ بلند سے بلند تر ہوتا چلا جائے گا - سجدہ گاہوں میں بہنے والے ہمارے آنسو تو اَب رُکنے کے نہیں - اب تو اُنہیں بہنا ہے اور بہتے چلے جانا ہے - ہماری آنکھیں تو اب سے ہمیشہ رحمتِ باری کے قدموں پر جھُکی ہی رہیں گی - اور اُن سے ٹپکنے والے غم ان قدموں کو ہمیشہ تر رکھیں گے -

ایسا ہی ہوگا اور ہوتا رہے گا، یہاں تک کہ وہ دن آئے گا اور خدا کی قسم وہ دن دُور نہیں کہ جب رحمتِ باری خود ہم پر جھُکے گی - اور قدموں سے اُٹھا کر اپنے سینے سے لگا لے گی - اور اپنے پیار کی گود میں بٹھائے گی - اور اس کی شفقت کا ہاتھ ہمارے آنسو پونچھے گا اور اس کی محبت کی باہیں ہماری گردنوں کا ہار بن جائیں گی - اور اس کی اُلفت کی صبا اٹھلاتی ہوئی ہماری سمت چلے گی - وہ ہماری سسکتی، دُکھتی ہوئی رُوحوں کو سہلائے گی - اور پریشان حالوں اور پراگندہ بالوں کو سُلجھائے گی - اور اس کے پیار کی سرگوشیاں ہمیں سُنائی دیں گی -

اُس کے پیار کی سرگوشیاں ہمیں سُنائی دیں گی کہ اَے میرے بندو ! میرے در کے فقیرو ! میری خاطر تم بہت روئے - اب میری ہی خاطر اپنے آنسو خشک کر لو - دیکھو میں تمہیں کہتا ہوں کہ اب نہیں رونا - دیکھو - مَیں تمہیں کہتا ہوں - میری رضا کی خاطر تمہارے چہرے اُداس ہو گئے اور مُسکراہٹیں لُٹ گئیں - لیکن ذرا نگاہیں تو اُٹھاؤ اور دیکھو کہ میں تمہیں کس پیار سے دیکھ رہا ہوں - مجھے دیکھو اور میری محبت کی شادابی سے پھُولوں کی طرح کھِل اُٹھو - میرا پیار تمہیں گُدگُدائے گا - اور تمہیں مُسکرانا ہوگا، میری خاطر! میرے بندو! میرے در کے فقیرو ! میری خاطر !

غموں کے دِن بیت گئے - اور خوشیوں کا زمانہ آگیا - اُٹھو اور بلند آواز سے میری حمد کے ترانے گاؤ - اور میری محبت کے ناقوس بجاؤ - آسمان کی طرف نظریں اُٹھاؤ - اور فوج در فوج میری نصرت کے فرشتوں کو نازل ہوتے ہوئے دیکھو - دیکھو کہ کس طرح غم کی ہر تقدیر کو خوشی کی تقدیر میں تبدیل کیا جائے گا - اور ہر دُکھ کے اندھیرے کو روشنی میں بدل دیا جائے گا -

ایسا ہوگا اور ضرور ایسا ہی ہوگا - میرا ایمان غیر متزلزل ہے - اور میرے پائے ثبات میں کوئی لغزش نہیں - میرے بھائیو ! میرے دل و جان سے زیادہ پیارے بھائیو جو میرے رشتہ اخوت کی ایک اٹوٹ آسمانی لڑی میں پروئے گئے ہو میں جانتا ہُوں کہ تم بھی تقویتِ ایمان اور ثباتِ قدم کے ایک بلند مقام پر فائز کئے گئے ہو - یقین رکھو کہ ایسا ہی ہوگا - مگر ابھی آزمائش کے چند دِن باقی ہیں - اِس لئے راتوں کو اُٹھ کر بہت رویا کرو - مَیں بھی تمہارے ساتھ روتا رہوں گا - اپنی صبحوں کو بھی آنسوؤں سے بھگوئے رکھو اور شاموں کو بھی - اور اپنے ربّ سے یہ عرض کرتے رہو کہ

جلد آ پیارے ساقی، اب کچھ نہیں ہے باقی
دے شربتِ تلاقی، حِرص و ہَوا یہی ہے
اِس دِیں کی شان و شوکت یا ربّ مجھے دِکھا دے
سب جھُوٹے دیں مٹا دے، میری دُعا یہی ہے

اللہ آپ سب کا حامی و ناصر ہو اور آپ کی طرف سے مجھے کوئی دُکھ نہ دِکھائے - وہ تو خوب جانتا ہے کہ آپ کے لئے میری برداشت کا آبگینہ بہت نازک ہے -

والسّلام

خاکسار مرزا طاہر احمد

۴ - ۵ ۱۳۶۳ ہش / ۱۹۸۴ء

عید مبارک

بسم اللہ الرحمان الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
وعلی عبدہ المسیح الموعود

احبابِ جماعتِ امریکہ سے ضروری درخواست

عید الفطر کے مبارک موقع پر آپ کس کو تحفہ پیش کریں

دستور ہے اور بہت مبارک دستور ہے کہ عید کی تقریب سعید پر ہم اپنے عزیزوں۔ دوستوں اور مستحقین کو تحفے پیش کرتے ہیں اللہ تعالی آپکو توفیق دیتا ہے اور حسب مقدرت چھوٹا یا بڑا تحفہ آپ پیش کرکے خوشیوں میں اضافہ کرتے ہیں ،خاکسار اپنے سب عزیزوں سے درخواست کرتا ہے کہ اس دفعہ یہ خیروبرکت اور نیک جذبہ سے پیش کرنے والا تحفہ **امریکہ میں ساجد و مراکز** کیلئے پیش کریں۔ ساڑھے بارہ لاکھ ڈالر کے سودے ہو چکے ہیں قسطیں ادا کرنی شروع کردی گئی ہیں۔ آپ کے وقار، جماعت کے وقار کا تقاضا ہے اورخدائی منشاء کی تعمیل میں ساجد کا بنانا جنت میں گھر بنانا ہے۔ بہت ہی مقدس اور بابرکت کام ہے۔ اس پاک و نیک مقصد کیلئے اس بابرکت اورعظیم منصوبہ کیلئے جسے ہمارے محبوب امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالی نے امریکہ کی جماعتوں اور انکی آئندہ نسلوں کی اخلاقی روحانی تربیت وترقی کیلئے پیش فرمایا ہے

آپ عید کا تحفہ اس دفعہ ان مساجد و مراکز کیلئے پیش فرمائیں۔ ہر عزیز خاکسار کو اس پیشکش کے قبول کرنے سے اطلاع بھی دے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء خدا تعالی آپ کے اس تحفہ کو قبول فرمائے اور نہایت قیمتی اور اعلی تحفوں سے آپ اور آپ کے جملہ اہل وعیال کو نوازے۔

اللہ تعالی آپ سب کیلئے یہ عید بہت بہت مبارک فرمائے بے شمار خوشیوں کا پیغام لائے اور اسکے فضلوں کو جذب کرنے والی ہو۔ میری طرف سے آپ سب کو عید مبارک ہو۔ والسلام آپکا خادم

[signature]

مسجد — ترقی جماعت کا ایک اہم ذریعہ

اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰۤى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ۝

(التوبہ آیت ۱۸)

ترجمہ: اللہ کی مساجد کو وہی شخص آباد کرتا ہے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتا ہے اور نمازوں کو سنوار کر ادا کرتا ہے۔ اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا سو قریب ہے کہ ایسے لوگ کامیابی کی طرف لے جائے جائیں۔

اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ رسول سرتاج مرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

مَنْ بَنٰى لِلّٰهِ مَسْجِدًا بَنَى اللّٰهُ لَهٗ مِثْلَهٗ فِي الْجَنَّةِ

(ترمذی ابواب الصلوٰۃ)

کہ جس نے اللہ کی خاطر مسجد بنائی اللہ نے اس جیسا اس کا گھر جنت میں بنا دیا۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ فرماتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:۔

"جس گاؤں یا شہر میں ہماری جماعت کی مسجد بن گئی وہاں سمجھو کہ جماعت کی ترقی کی بنیاد پڑ گئی۔ اگر کوئی ایسا گاؤں یا شہر ہو جہاں مسلمان کم ہوں یا نہ ہوں اور وہاں اسلام کی ترقی کرنی ہو تو وہاں ایک مسجد بنا دینی چاہیئے۔ پھر خود خدا مسلمانوں کو کھینچ لائے گا۔ لیکن شرط یہ ہے کہ قیام مسجد میں نیت خالص ہو"

(ذکر حبیب صفحہ ۱۹۵)

ایک تمنّا — ایک خواہش

حضرۃ خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ

میری دعا یہ ہے میری تمنا یہ ہے کہ آپ کی نسل جو آج اس وقت امریکہ میں وقت گزار رہی ہے۔ آپ کو یہ توفیق ملے کہ بہت جلد آپ پانچ چھوڑ کے دس مشن ہاؤسز کی تعمیر کرسکیں اور آئندہ رہتی دنیا تک آپ کا یہ کارنامہ لوگوں کو یعنی آنے والی نسلوں کو آپ کے لئے دعا کی تحریک کرتا رہے۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آپ کا حافظ و ناصر ہو آپ کے دل کی وسعتیں بھی بڑھائے آپکے ظاہری اموال کی وسعتیں بھی بڑھائے آپ کو خدمت دین کی توفیق بخشے جو کچھ آپ سے قبول فرمائے اس کے بدلے اپنے فضل اس دنیا میں بھی آپ پر نازل فرمائے کہ برکتوں سے آپ کے گھر بھر جائیں۔ ایک گھر خدا کے لئے آپ بنائیں تو دس گھر وہ آپ کے لئے بنائے اس دنیا میں بھی اور اس دنیا میں بھی۔ آپ اپنے رب سے راضی رہیں آپ کا رب آپ سے راضی رہے۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلۂ عالیہ احمدیہ

ایسے بن جاؤ کہ تم کو گویا غضب کے قویٰ ہی نہیں دیئے گئے

تم اپنے سارے قویٰ کو پورے طور پر اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں لگا دو!

توبہ کرتے رہو، استغفار کرو، دعا سے ہر وقت کام لو!

جماعت کیلئے اہم تربیتی نصائح:

"ایسا نہ ہو کہ تمہارا اس وقت کا غصہ کوئی خرابی پیدا کر دے جس سے سارا سلسلہ بدنام ہو۔ یا کوئی مقدمہ بنے جس سے سب کو تشویش ہو۔ سب نبیوں کو گالیاں دی گئی ہیں۔ یہ انبیاء کا ورثہ ہے۔۔۔۔۔۔ ایسے بن جاؤ کہ گویا مسلوب الغضب ہو۔ تم کو گویا غضب کے قویٰ ہی نہیں دیئے گئے۔

دیکھو اگر کچھ بھی تاریکی کا حصہ ہے تو نور نہیں آئے گا۔ نور اور ظلمت جمع نہیں ہو سکتے۔ جب نور آ جائے گا تو ظلمت نہیں رہے گی۔ تم اپنے سارے ہی قویٰ کو پورے طور سے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں لگا دو۔ جو جو کمی کسی قوت میں ہو اسے اس پان والے کی طرح جو گندے پان تلاش کر کے پھینک دیتا ہے۔ اپنی گندی عادات کو نکال پھینکو اور سارے اعضاء کی اصلاح کر لو یہ نہ ہو کہ نیکی کرو اور نیکی میں بدی ملا دو۔ توبہ کرتے رہو۔ استغفار کرو۔ دعا سے ہر وقت کام لو۔"

اولیاء اللہ کے صفات:

"ولی کیا ہوتے ہیں یہی صفات تو اولیاء کے ہوتے ہیں۔ اُن کی آنکھ، ہاتھ پاؤں، غرض کوئی عضو ہو منشاءِ الٰہی کے خلاف حرکت نہیں کرتے۔ خدا کی عظمت کا بوجھ اُن پر ایسا ہوتا ہے کہ وہ خدا کی زیارت کے بغیر ایک جگہ سے دوسری جگہ نہیں جا سکتے۔ پس تم بھی کوشش کرو خدا بخیل نہیں ؏

ہر کہ عارف تر است ترساں تر"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۲۸)

اِن لوگوں کو اب تو ہی سنوارے تو سنوارے

کلام سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہٗ

دُنیا میں یہ کیا فتنہ اُٹھا ہے مِرے پیارے
ہر آنکھ کے اندر سے نکلتے ہیں شرارے

یہ مُنہ ہیں کہ آہنگروں کی دھونکنیاں ہیں
دِل سینوں میں ہیں یا کہ سپیروں کے پٹارے

راتیں تو ہُوا کرتی ہیں راتیں ہی ہمیشہ
پر ہم کو نظر آتے ہیں اب دِن کو بھی تارے

ہے امن کا طرّہ بنایا جنہیں تُو نے
خود کر رہے ہیں فتنوں کو آنکھوں سے اِشارے

اِسلام کے شیدائی ہیں خونریزی پہ مائل
ہاتھوں میں جو خنجر ہیں تو پہلو میں کٹارے

سچ بیٹھا ہے اِک کونہ میں مُنہ اپنا چھپا کر
اور جھوٹ کے اُڑتے ہیں فضاؤں میں غُبارے

ظُلم و ستم و جَور بڑھے جاتے ہیں حد سے
اِن لوگوں کو اَب تُو ہی سنوارے تو سنوارے

طوفان کے بعد اُٹھتے چلے آتے ہیں طوفاں
لگنے نہیں آتی ہے مِری کشتی کنارے

گر زندگی دینی ہے تو دے ہاتھ سے اپنے
کیا جینا ہے یہ جیتے ہیں غیروں کے سہارے

میاں بیوی کے جھگڑوں کو سنجیدگی سے سُلجھانے کی اہم تحریک

سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی خدمت میں بعض ایسے مقدمات بھی آتے رہتے تھے جن میں میاں بیوی کی طرف سے چھوٹی چھوٹی باتوں کو وجہ نزاع بنا لیا جاتا تھا اور طلاق اور خلع تک نوبت پہنچ جاتی تھی۔ حضور نے اس نہایت افسوسناک اور ناپسندیدہ طریق کی روک تھام کے لئے ۲۱ رجون ۱۹۳۶ء کو مفصل خطبہ ارشاد فرمایا۔ جس میں احباب جماعت اور قاضیانِ سلسلہ دونوں کو بہت پرحکمت ہدایات دیں اور انہیں فریقین کے جھگڑوں کو سنجیدگی سے سلجھانے کی تلقین کی۔ چنانچہ فرمایا:—

"چھوٹی چھوٹی باتوں کی وجہ سے تعلقات کو خراب کرنا عقلمندوں کا کام نہیں ہوتا۔ میرے نزدیک اگر بیوی میں کوئی غلطی ہے تو اس کی اخلاقی اصلاح ہونی چاہیئے۔ لیکن اسے چھوڑ دینے پر آمادہ نہیں ہونا چاہیئے۔ ہیڈ ماسٹر لڑکوں کو سبق دیتا ہے۔ کیا جو لڑکے سبق یاد نہیں کرتے انہیں سکول سے نکال دیتا ہے۔

اسی طرح انسانوں میں غلطیاں بھی ہوتی ہیں۔ کوتاہیاں بھی ہوتی ہیں کمزوریاں بھی ہوتی ہیں لیکن مومن کا کام ہے کہ ان کو دور کرنے کی کوشش کرے اور وہ جنس جسے اللہ تعالیٰ نے مقدس بنایا ہے۔ اسے بازار میں بکنے والی جنس نہ بنائے۔ پس میں جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ اسے ایسے جھگڑے نہایت سنجیدگی کے ساتھ سلجھانے کی کوشش کرنی چاہیئے اور میں قاضیوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ انہیں ایسے معاملات میں نہایت احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔ میں قاضیوں کو ہدایت کرتا ہوں کہ ایسے معاملات میں وہ کسی فریق کے وکیل کو قریب بھی نہ آنے دیں۔ اور وہ بجائے قاضی کے، باپ بننے کی کوشش کریں اور لڑکے کو اپنا بیٹا سمجھیں اور لڑکی کو اپنی بیٹی سمجھیں۔ جس طرح باپ اپنے بچوں کو سمجھاتا ہے۔ اسی رنگ میں ان کو سمجھائیں۔ اور شریعت کے مسائل انہیں بتائیں۔ اور انہیں طلاق اور خلع کے نقصانات بتائیں کہ اس کے عام ہونے سے قوم کے اخلاق گر جاتے ہیں۔ جن کی اولاد ہوگی۔ جب وہ بڑے ہوں گے تو ان پر کیا اثر پڑے گا کہ ہمارے ماں باپ نے معمولی سی بات پر جدائی حاصل کر لی تھی اور وہ اپنے ماں باپ سے کون سا نیک نمونہ حاصل کریں گے اور ایسی اولاد کیسے ترقی حاصل کر سکتی ہے۔ پس یہ چیزیں اخلاق کو سنوارنے والی نہیں بلکہ اخلاق کو بگاڑنے والی ہیں۔ جماعت کو ان کی اہمیت سمجھنی چاہیئے کیونکہ میرے نزدیک یہ اہم امور سے بھی بالاتر چیز ہے۔ جب بھی قاضی کے پاس کوئی ایسا معاملہ پیش ہو اس کا دل کانپ جانا چاہیئے کہ کہیں میں کوئی ایسا فیصلہ نہ کر دوں، جو خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب ہو۔ اور ایسے معاملہ کے تمام پہلوؤں پر غور کر کے فیصلہ کرنا چاہیئے۔ اور یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ جب کوئی ایسا جھگڑا ہو جائے۔ تو نہ مرد کے ماں باپ اور نہ ہی عورت کے ماں باپ اس میں دخل دینے کی کوشش کریں اور وہ قاضی پر پورا اعتماد رکھیں۔ اگر انہیں فیصلہ میں کوئی سقم معلوم ہو تو وہ ہمیں لکھ سکتے ہیں۔ پھر ہم دیکھیں گے کہ اس فیصلہ میں واقعی کوئی سقم موجود ہے یا نہیں۔"

(الفضل۔ ۲۵ رجولائی ۱۹۳۶ء)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تین مبشر رؤیا

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک الفاظ میں

(۱)

"۲۱ دسمبر ۱۸۹۲ء کو ایک اور رؤیا دیکھا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ میں حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ بن گیا ہوں، یعنی خواب میں ایسا معلوم کرتا ہوں کہ وہی ہوں۔ اور خواب کے عجائبات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ بعض اوقات ایک شخص اپنے تئیں دوسرا شخص خیال کر لیتا ہے۔ سو اُس وقت میں سمجھتا ہوں کہ میں علی مرتضیٰ ہوں اور ایسی صورت واقعہ ہے کہ ایک گروہ خوارج کا میری خلافت کا مزاحم ہو رہا ہے۔ یعنی وہ گروہ میری خلافت کے امر کو روکنا چاہتا ہے۔ اور اس میں فتنہ انداز ہے۔ تب میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس ہیں۔ اور شفقت اور تودّد سے مجھے فرماتے ہیں یَا عَلِیُّ دَعْہُمْ وَ اَنْصَارَہُمْ وَ زِرَاعَتَہُمْ۔ یعنی اے علی! ان سے اور ان کے مددگاروں اور ان کی کھیتی سے کنارہ کر اور ان کو چھوڑ دے۔ اور ان سے منہ پھیر لے۔ اور میں نے پایا کہ اس فتنہ کے وقت صبر کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو فرماتے ہیں اور اعراض کے لئے تاکید کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ تو ہی حق پر ہے۔ مگر ان لوگوں سے ترکِ خطاب بہتر ہے۔ اور کھیتی سے مراد مولویوں کے پیروؤں کی وہ جماعت ہے جو ان کی تعلیموں سے اثر پذیر ہے جس کی وہ ایک مدت سے آبپاشی کرتے چلے آئے ہیں۔ پھر بعد اس کے میری طبیعت الہام کی طرف منتقل ہوئی اور الہام کے رُو سے خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا کہ ایک شخص مخالف میری نسبت کہتا ہے

ذَرُوْنِیْ اَقْتُلْ مُوْسٰی

یعنی مجھ کو چھوڑو تا میں موسیٰ کو یعنی اس عاجز کو قتل کر دوں۔ اور یہ خواب رات کے تخمیناً تین بجے بیس منٹ کم میں دیکھی تھی۔ اور صبح بدھ کا دن تھا۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ "

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۲۱۸ - ۲۱۹ حاشیہ)

(۲)

"مدت کی بات ہے میں نے ایک خواب دیکھا تھا کہ میں ایک گھوڑے پر سوار ہوں۔ اور باغ کی طرف جاتا ہوں۔ اور میں اکیلا ہوں۔ سامنے سے ایک لشکر نکلا۔ جس کا یہ ارادہ ہے کہ ہمارے باغ کو کاٹ دیں۔ مجھ پر ان کا کوئی خوف طاری نہیں ہوا۔ اور میرے دل میں یہ یقین ہے کہ میں اکیلا ان سب کے واسطے کافی ہوں۔ وہ لوگ اندر باغ میں چلے گئے۔ اور اُن کے پیچھے میں بھی چلا گیا۔ تب میں اندر گیا تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ وہ سب کے سب مرے پڑے ہیں۔ اور اُن کے سر اور ہاتھ اور پاؤں کاٹے ہوئے ہیں۔ اور اُن کی کھالیں اُتری ہوئی ہیں۔ تب خدا تعالیٰ کی قدرتوں کا نظارہ دیکھ کر مجھ پر رقت طاری ہوئی اور میں رو پڑا کہ کس کا مقدور ہے کہ ایسا کر سکے۔

فرمایا، اس لشکر سے ایسے ہی آدمی مراد ہیں جو جماعت کو مرتد کرنا چاہتے ہیں۔ اور اُن کے عقیدوں کو بگاڑنا چاہتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ہماری جماعت کے باغ کے درختوں کو کاٹ ڈالیں۔ خدا تعالیٰ اپنی قدرت نمائی کے ساتھ ان کو ناکام کرے گا۔ اور اُن کی تمام کوششوں کو نیست و نابود کر دے گا۔

فرمایا۔ یہ جو دیکھا گیا کہ ان کا سر کٹا ہوا ہے اس سے یہ مراد ہے کہ ان کا تمام گھمنڈ ٹوٹ جائے گا۔ اور اُن کے تکبر اور نخوت کو پامال کیا جاوے گا۔ اور ہاتھ ایک ہتھیار ہوتا ہے جس کے ذریعہ سے انسان دشمن کا مقابلہ کرتا ہے۔ ہاتھ کے کاٹے جانے سے مراد یہ ہے کہ اُن کے پاس مقابلہ کا کوئی ذریعہ نہیں رہے گا۔ اور پاؤں سے انسان شکست پانے کے وقت بھاگنے کا کام لے سکتا ہے۔ لیکن اُن کے پاؤں بھی کٹے ہوئے ہیں جس سے مراد یہ ہے کہ ان کے واسطے کوئی جگہ فرار کی نہ ہوگی اور یہ جو دیکھا گیا ہے کہ اُن کی کھال بھی اتری ہوئی ہے اس سے یہ مراد ہے کہ ان کے تمام پردے فاش ہو جائیں گے۔ اور اُن کے عیوب ظاہر ہو جائیں گے۔"

(تذکرہ صفحہ ۵۶۱ - ۵۶۲ طبع اول بحوالہ بدر جلد ۲ نمبر ۲۳ مؤرخہ ۷ جون ۱۹۰۶ء)

(۳)

"رات (۳۰ دسمبر ۱۹۰۲ء کی رات۔ ناقل) کو میری ایسی حالت تھی کہ اگر خدا کی وحی نہ ہوتی تو میرے اس خیال میں کوئی شک نہ تھا کہ میرا آخری وقت ہے۔ اسی حالت میں میری آنکھ کھل گئی تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک جگہ پر میں ہوں اور وہ کوچہ سربستہ سا معلوم ہوتا ہے کہ تین بھینسے آئے ہیں۔ ایک اُن میں سے میری طرف آیا تو میں نے اُسے مار کر ہٹا دیا۔ پھر دوسرا آیا تو اُسے بھی ہٹا دیا پھر تیسرا آیا اور وہ ایسا پُر زور معلوم ہوتا تھا کہ میں نے خیال کیا کہ اب اس سے مفر نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ کی قدرت کہ مجھے اندیشہ ہوا تو اُس نے اپنا منہ ایک طرف پھیر لیا۔ میں نے اُس وقت یہ غنیمت سمجھا کہ اس کے ساتھ رگڑ کر نکل جاؤں۔ میں وہاں سے بھاگا اور بھاگتے ہوئے خیال آیا کہ وہ بھی میرے پیچھے بھاگے گا۔ اس وقت خواب میں خدا تعالیٰ کی طرف سے میرے پر مندرجہ ذیل دعا القاء کی گئی۔ رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہ اسم اعظم ہے اور یہ وہ کلمات ہیں کہ جو اسے پڑھے گا ہر ایک آفت سے اُسے نجات ہوگی۔"

(تذکرہ صفحہ ۴۲۰ طبع اول)

دن

دِن چڑھا ہے دشمنانِ دین ہم پر رات ہے
اے مرے سورج نکل جلدی کہ ہوں میں بے قرار

(المسیح الموعود)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۱۸ ہجرت ۱۳۶۳ ہش مطابق ۱۸ مئی ۸۴ء کے خطبہ جمعہ فرمودہ مسجد فضل لندن میں مندرجہ ذیل سات نکاتی پروگرام کا اعلان فرمایا:-

۱- عبادت میں پہلے سے بڑھ کر غیر معمولی انہماک
۲- تبلیغ کے میدان میں پوری ہمت و کوشش صرف کرنا۔
۳- لٹریچر کی اشاعت اور تقسیم میں وسعت
۴- مختلف زبانوں میں لٹریچر کی اشاعت
۵- سمعی اور بصری ذرائع ابلاغ کو تبلیغ کے لئے استعمال کرنا (یعنی آڈیو اور ویڈیو کیسٹس کا استعمال)
۶- قرآن مجید کی مختلف زبانوں میں اشاعت کے کام کو تیز کرنا۔
۷- انگلستان اور مغربی جرمنی میں مندرجہ بالا امور کے لئے وسیع مشنوں کا قیام جو سارے یورپ کے لئے مراکز کی حیثیت رکھتے ہوں گے۔

تبلیغ اور مشنوں کے قیام کے سلسلہ میں حضور نے فرمایا۔

"ہمیں تبلیغ سے روکا جا رہا ہے اس لئے ظاہر بات ہے کہ اس کا رد عمل ہوگا۔ رد عمل تو کہتے ہی اس بات کو ہیں کہ جس طرف کوئی چیز جس طرف سے روکے اس کے مخالف ایک قوت پیدا ہو جائے اور یہی زندگی کی نشانی ہے اس لئے ہم تو زندہ قوم ہیں، اللہ کے فضل سے ہمیں تو جس سمت میں تم روکو گے اس سمت میں آگے بڑھیں گے اپنے رب کے فضل کے ساتھ اور اس کی نصرت کے ساتھ ساتھ۔ اس لئے تبلیغ کو پہلے سے کئی گنا زیادہ تیز کر دیں مجھے علم ہے کہ پہلے سے بہت زیادہ تعداد میں لوگ تبلیغ میں مصروف ہیں۔ کئی نوجوان بھی ہیں۔ ہمارے ہاں اس وقت اس جلسے میں بیٹھے ہوئے ہیں ایک ہندو سے مسلمان ہونے والے نوجوان جن کو احمدی نوجوانوں نے تبلیغ کی ہے۔ عیسائیوں سے بھی انفرادی تبلیغ کے نتیجے میں مسلمان ہو رہے ہیں۔ قادیان سے خبریں آ رہی ہیں اور سارے ماحول میں حیرت انگیز تبدیلی پیدا ہو رہی ہے۔ ہندوستان کے بعض علاقوں میں ایسی تبدیلی پیدا ہو رہی ہے کہ جہاں پارٹیشن سے لے کر اب تک ان میں پندرہ سو احمدیوں کی تعداد تھی اب پچھلے چند مہینوں میں دو ڈھائی ہزار نئے احمدی شامل ہو چکے ہیں ان میں۔ اور سارے پنجاب میں ایک تبدیلی واقع ہو رہی ہے اس لئے کہ انہوں نے انفرادی تبلیغ پر زور دیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کی کوششوں سے بہت ہی زیادہ غیر معمولی طور پر پھل نصیب ہوئے تو ہر جگہ ہر مذہب میں ہر طبقہ فکر میں تبلیغ کو تیز کرنا ہے اور انفرادی تبلیغ پر زور دینا ہے اور ہر احمدی یہ عہد کرے کہ اب میں نے اگر پہلے ایک بنایا تھا تو اب پانچ بناؤں گا اور اگر اور زور ڈالیں گے کہ تبلیغ بند کر دیں گے تو پھر میں دس بنا کے دکھاؤں گا۔ اور اللہ کے فضل سے جب آپ خدا کی خاطر یہ عہد کریں گے تو خدا پیدا کرنے کی توفیق بھی عطا فرمائے گا اور اس طبقہ میں ہر طبقہ کے احمدی کو شامل ہونا ضروری ہے۔ ہمارے اندر کوئی چوہدریوں کا طبقہ نہیں ہے کہ وہ سمجھیں کہ چونکہ ہم بڑے لوگ ہیں اس لئے ہم تبلیغ نہیں کر سکتے۔ ہم اپنے طبقے میں شرماتے ہیں تبلیغ کرنے سے یہ تو درمیانے لوگوں کا کام ہے۔ اگر یہ درمیانے لوگوں کا کام ہے تو درمیانوں کو خدا بڑا کرے گا اور ان کو چھوٹا کرے گا جو اپنی بڑائی کی وجہ سے تبلیغ سے باز رہتے ہیں۔ خدا کی خاطر تبلیغ سے شرمانا۔ کون ہے جو خدا کے حضور بڑا ہو سکتا ہے وہی جو خدا کے حضور گرا جاتا ہو اس لئے ہرگز کوئی خیال نہیں کرنا کہ میں کس طبقے سے رکھتا ہوں۔ لوگ کیا کہیں گے یہ سیاستدان تھا اتنا بڑا۔ یہ اتنا بڑا اسٹیٹس والا تھا۔ یہ اتنا بڑا بیوروکریٹ تھا اس کو کیا ہو گیا ہے کہ اپنے دوستوں میں تبلیغ شروع کر دی ہے اچھے بھلے ہمارے تعلقات اچھے بھلے ہمارے مراسم۔ اس کا مذہب اپنی جگہ میرا اپنی جگہ۔ تبلیغ تو کبھی اس نے نہیں اس نے کی تھی پہلے۔ اس شرم کو توڑنا ہے یہ جھوٹی شرم ہے اور احمدیت کی راہ میں روک بنی ہے۔ اس لئے جب دشمن نے للکارا ہے تو حمد کریں کہ کیا کیا نقائص ہیں آپ کے ان نقائص کو دور کریں۔"

" دو نئے مراکز یورپ کے لئے بنانے کا پروگرام ہے ایک انگلستان میں اور ایک جرمنی میں انگلستان کو یورپ میں ایک خاص حیثیت حاصل ہے اس لئے انگلستان میں بہرحال ایک بڑا مشن چاہیئے جس ضرورت کو یہ مشن پورا نہیں کر سکتا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا ..... اور ایک جرمنی میں کیونکہ جرمنی کی جماعت بہت مخلص اور تبلیغ میں دن رات منہمک ہے بہت بیچارے غریب مزدور پیشہ لوگ ہیں علم بھی زیادہ نہیں اور پاکستان سے نہایت غریب سوسائٹی سے اکثر تعلق رکھنے والے ہیں لیکن ایسا اللہ نے ان کو اخلاص بخشا ہے کہ جب چندے کی ضرورت پڑی تھی تو جرمنی کا مشن بہت سے دوسرے مشنوں کے لئے کفیل بن گیا تھا اور حیرت انگیز قربانی کے مظاہرے انہوں نے کئے۔ اب جب تبلیغ کا کہا تو لاعلمی کے باوجود انہوں نے کیسٹیں پکڑیں اور ٹیپس اٹھائیں اور ہر طرف تبلیغ شروع کی اور اللہ کے فضل سے ایک انقلاب آ رہا ہے جرمنی میں تبلیغی نقطہ نگاہ سے۔ تو جرمنی کی جماعت کا حق ہے کہ اسے بہت وسعت دی جائے۔ اس سلسلے ایک مشن وہاں بنانا ہے اس کے لئے اللہ تعالیٰ روپیہ اپنے فضل سے مہیا کرے گا میں نے انشاء اللہ اپیل کی ہے۔ دس ہزار پونڈ میں اس کام کے لئے پیش کر رہا ہوں اور اس کے علاوہ ایک ہمشیرہ ہیں ہماری سعیدہ ... انہوں

نے اس علم سے پہلے ہی کہ میں کیا سکیم پیش کرنے والا ہوں چھ ہزار کچھ سو پونڈ جو ایک لاکھ روپے کے برابر رقم بنتی ہے از خود مجھے بھجوا دیا چیک کی شکل میں اور کہا کہ اس کو جماعت کی نئی ضروریات سامنے آ رہی ہیں ضرور پیدا ہوں گی اس لئے میں ان کے لئے یہ پیش کرتی ہوں تو اللہ تعالیٰ نے ان کو بھی جزا دے۔ انشاء اللہ تعالیٰ روپیہ تو آئے گا۔ اللہ کے فضل سے کبھی ہوا ہی نہیں کہ ضرورت پڑی ہو اور روپیہ مہیا نہ ہو گیا ہو۔ تو

اس طرح میں اس تحریک کا آغاز کرتا ہوں اور یہ یورپین ممالک کے لئے ہے یعنی یورپین ممالک میں بسنے والے احمدی اس میں حصہ لیں گے لیکن فی الحال ہر ملک میں نہیں بلکہ ان دو ممالک میں مراکز قائم کئے جائیں گے جو سارے یورپ کے لئے ہوں گے ان کے مشترکہ کاموں کو سرانجام دیں گے !!"

تربیتِ اولاد کے 26 اصول

مکرم لطیف احمد صاحب جاوید، اسلام آباد

قوموں کے عروج و زوال کی داستانوں کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہی قوم آگے بڑھتی ہے جو اگلی نسل اپنے سے اعلیٰ پیدا کرے یا کم از کم اپنے معیار پر۔ اور ہلاک ہو جاتی ہے وہ قوم جو اپنی اگلی نسل کی اعلیٰ تربیت نہیں کر سکی۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کا قدم اللہ تعالیٰ کے فضل سے آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے تو ہمیں اپنے بچوں کی تربیت پر خصوصی توجہ دینا ہوگی۔ قدرتِ ثانیہ کے مظہر ثانی حضرت فضلِ عمر تربیتِ اولاد کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"جو لوگ ان باتوں کی طرف توجہ نہیں کرتے وہ قوم کو تباہ کر رہے ہیں۔ کیونکہ اولاد نے بھی آگے قوم بننا ہے۔"

(منہاج الطالبین۔ صفحہ ۸)

قدرتِ ثانیہ کے مظہر ثالث حضرت مرزا ناصر احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ اگلی نسل پر پڑنے والی ذمہ داریوں کے ضمن میں اس خواہش کا اظہار فرماتے ہیں کہ ہماری اگلی نسل کو دینی قربانیوں میں ہم سے بھی آگے نکل جانا چاہئے۔ فرمایا:۔

"میں یہ نہیں کہتا کہ ہمارے جتنی تمہیں توفیق ملے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ مجھ سے بڑھ کر تمہیں توفیق ملے۔ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانیاں دینے کی۔ اور مجھ سے زیادہ تم اس کے فضلوں کے وارث بنو۔ پس دعائیں کریں۔"

(اختتامی خطاب جلسہ سالانہ ۱۹۷۸ء)

تربیتِ اولاد کی مذکورہ بالا غرض دعائیہ پاکیزہ اور پرعزم خواہشات اور دعاؤں کے پس منظر میں ہمیں سوچنا ہوگا کہ ہم اپنا یہ گوہرِ مقصود کیونکر حاصل کر سکتے ہیں۔ احمدی بچوں کی تعلیم و تربیت اور اصلاح کے لئے کوئی نیا لائحہ عمل یا شیڈول دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ احمدی بچوں کی ہی یہ منفرد حیثیت ہے کہ ان کی تعلیم و تربیت کے لئے ایک فعال انسٹی ٹیوٹ موجود ہے۔ جس کے پیچھے بڑے بڑے ذہین دماغوں کی منصوبہ بندی ہے۔ ان کی بہتری و ترقی کے منصوبے اس وقت سے بن رہے ہوتے ہیں جبکہ ابھی وہ کھیل کود میں مشغول ہوتے ہیں۔ ان کے لئے بزرگانِ سلسلہ رات کے پچھلے پہر اٹھ کر درد بھری دعائیں کر رہے ہوتے ہیں۔ جبکہ ابھی وہ میٹھی نیند سو رہے ہوتے ہیں۔ میرے نزدیک یہ خدا تعالیٰ کے فضلوں کی بارش ہے جو آسمان سے برس رہی ہے پس وہ آگے بڑھیں اور اپنی جھولیاں لبالب بھر لیں۔ ان حالات میں یہی مختصر و جامع مشورہ دیا جا سکتا ہے کہ بچوں کو جماعت اور ذیلی تنظیموں کے مقامی اور مرکزی تربیتی پروگراموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہئے۔ اگر وہ پابندی سے ایسا کریں گے تو باقی سب کچھ وہ خود ہی پا لیں گے۔ کیونکہ ان پروگراموں میں درسِ قرآن بھی ہوتا ہے اور حدیث بھی۔ درسِ کتب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ بھی ہوتا ہے اور امام جماعت کے ارشادات و تحریکات بھی۔ وہاں ذہنی و جسمانی دونوں قسم کی تربیت کا مواد میسر ہوتا ہے۔ اس طرح نماز باجماعت کی عادت ڈالیں۔ لیکن عمدہ نتائج حاصل کرنے کے لئے ہمیں ایک قدم اور پیچھے آنا ہوگا۔ ہمیں بچے کی اس عمر کو بھی زیرِ بحث لانا ہوگا۔ جبکہ وہ صرف والدین اور اہلِ خانہ کی نگرانی میں پرورش پا رہا تھا یعنی یومِ پیدائش سے سات سال کی عمر تک کا زمانہ۔ عمدہ دماغ، اعلیٰ کردار اور بہترین اخلاق کے حامل اطفال و خدام مہیا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ والدین اس عرصہ عمر میں بچوں کے تربیتی پہلو کو نظر انداز نہ کریں جیسا کہ عموماً ہو جاتا ہے۔ جدید تحقیق کے مطابق بچے کی تربیت ماں کے بطن سے شروع ہونا چاہیئے۔ یورپ میں اس پر کئی تجربات ہو چکے ہیں کہ بچہ ماں کے پیٹ میں ہی سیکھنا شروع کر دیتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میاں بیوی کے اختلاط کے وقت ایک مخصوص دعا پڑھنے کی تلقین فرما کر اور پیدائش کے بعد کان میں اعلانِ توحید کرنے کا ارشاد فرما کر بہت پہلے اس حقیقت کو واضح کر دیا تھا۔ آپؐ کا ارشاد ہے کہ مرد اور عورت ہم صحبت ہونے سے قبل یہ دعا پڑھیں:۔

"اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطٰنَ وَ جَنِّبِ الشَّيْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا"

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ ہم کو شیطان سے دور رکھ اور دور رکھ شیطان کو اس چیز سے جو تو نے ہمیں بخشی۔

حضرت فضلِ عمر (اللہ کی رحمتیں آپ پر ہوں) کی نظرِ کامل نے بھی اس حقیقت کو پا لیا اور چھبیس نصائح پر مشتمل ایک لائحہ عمل والدین کے لئے "منہاج الطالبین" میں ارشاد فرمایا ہے۔ میں ان کا خلاصہ اپنے الفاظ میں مختصر تشریح کے ساتھ، یہ استدعا کرتے ہوئے احباب کی خدمت میں پیش کرتا ہوں کہ وہ خود کتاب مذکورہ میں ان کا مطالعہ کریں اور ان کی افادیت، اہمیت اور تفاصیل ذہن نشین کر لیں اور اپنی عملی زندگی میں کما حقہٗ ان سے استفادہ کریں:۔

(۱) پیدائش کے بعد بچے کے کان میں اعلانِ توحید کرنا پہلا تربیتی عمل ہے۔

(۲) بچے کو صاف و پاک رکھا جائے کہ ظاہری صفائی باطنی صفائی کا موجب بنتی ہے۔

(۳) بچے کو غذا مقررہ اوقات میں دی جائے کہ اس سے اسے پابندیٔ وقت کی عادت پڑتی ہے اور صحت بھی اچھی ہوتی ہے۔

(۴) بچے کو پاخانہ بھی مقررہ اوقات میں ہی کرانا چاہیئے۔ اس سے ایک طرف صفائی میں مدد ملتی ہے تو دوسری طرف بچے کے قویٰ میں لاشعوری طور پر پابندیٔ وقت کا مادہ پیدا ہوتا ہے۔

(۵) بچے کو غذا ایک اندازہ کے مطابق دینا چاہیئے تا کہ اس میں قناعت کا مادہ پیدا ہو اور حرص کی عادت پیدا نہ ہو۔

(۶) بچے کو غذائیں بدل بدل کر دینا چاہئے۔ ہر شے میں الگ الگ غذائی اجزاء ہوتے ہیں اور انسانی جسم کو سبھی درکار ہوتے ہیں۔

(۷) جب بچہ اپنے پاؤں پر چلنے لگے

بقیہ صـــ پر

محترم امیر و مبلغ انچارج صاحب کا دورہ فلاڈلفیا و نیویارک

مرتبہ انعام الحق کوثر

امیر و مبلغ انچارج امریکہ محترم شیخ مبارک احمد صاحب تین روزہ دورہ پر فلاڈلفیا اور نیویارک تشریف لے گئے۔ اس دورہ کے دوران اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اس کی عظمت نیز احباب جماعت کی خلافت سے والہانہ محبت و وابستگی اور جماعت کے لئے فدائیت کے جو جلوے دیکھنے میں آتے ان کی کسی قدر تفصیل پیش خدمت ہے۔

محترم شیخ مبارک احمد صاحب مورخہ ۲۶ مئی کو فلاڈلفیا تشریف لے گئے۔ صدر جماعت فلاڈلفیا اور دیگر عہدیداران کے علاوہ نیشنل سیکرٹری جائداد مکرم میر داؤد احمد صاحب پہلے ہی مشن ہاؤس میں موجود تھے پہنچتے ہی محترم شیخ مبارک احمد صاحب نے فلاڈلفیا مشن ہاؤس کا جائزہ لیا اور مسجد کے حصہ کی تعمیر، تیاری اور تکمیل کے سلسلہ میں اخراجات کے تخمینہ جات اور تفصیلات کا جائزہ لینے کے بعد مقامی جماعت کے عہدیداران کو ہدایت فرمائی کہ ایک ماہ کے اندر اندر (عید الفطر سے پہلے پہلے) مسجد کی تکمیل ہو جائے آپ نے موقع پر ہی یہ فیصلہ فرمایا کہ اس کی تعمیر و تیاری کا نصف خرچ مقامی جماعت برداشت کرے گی جب کہ نصف خرچ واشنگٹن ہیڈ کوارٹر ادا کرے گا آپ نے اپنی طرف سے یکصد ڈالر کی ادائیگی کا بھی وعدہ فرمایا۔ بعد ازاں آپ نیویارک تشریف لے گئے۔

شام کو ایک میٹنگ کے سلسلہ میں مکرم ڈاکٹر میر مبارک احمد صاحب کے ہاں تشریف لے گئے۔ جہاں مکرم نذیر احمد صاحب ایاز صدر جماعت نیویارک مکرم ڈاکٹر احسان ظفر صاحب مکرم ڈاکٹر مشاہد صاحب اور مکرم عبد السلام تشریف لائے ہوئے تھے۔ اس میٹنگ میں نیویارک مشن ہاؤس کی خرید کے جملہ انتظامات کا جائزہ لیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ابھی چند روز قبل ہی مورخہ ۱۸ مئی کو نیویارک مشن ہاؤس کے لئے ایک نہایت باموقع اور خوبصورت بلڈنگ کے لئے چار لاکھ ستاون ہزار ڈالرز (تقریباً باسٹھ لاکھ روپے) میں خرید کے معاہدہ پر دستخط ہوئے۔ جائزہ کے بعد محترم امیر و مبلغ انچارج صاحب نے موجود احباب سے وعدہ جات میں اضافہ کے لئے تحریک فرمائی اور فون پر بھی چیدہ چیدہ احباب سے فوری رابطہ قائم کیا چنانچہ خدا تعالیٰ کے فضل سے رات گئے تک نوّے ہزار ڈالرز (۹۰،۰۰۰) کے نئے وعدہ جات موصول ہو چکے تھے۔

اگلے روز علی الصبح محترم امیر و مبلغ انچارج صاحب ایک احمدی دوست مکرم ڈاکٹر اقبال صاحب کے ہاں تشریف لے گئے جنہوں نے مبلغ دس ہزار ڈالر کی فوری ادائیگی کا وعدہ کیا نیز اپنے وعدہ میں مزید اضافہ کی یقین دہانی بھی کروائی۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

دوپہر دو بجے بعد نماز ظہر و عصر جلسہ یوم خلافت شروع ہوا۔ جس کا انتظام مقامی جماعت نے ہائی سکول کے ایک وسیع و عریض ہال میں کیا ہوا تھا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس جلسہ میں دو سو سے زائد مرد و زن شامل ہوئے۔

جلسہ کی کارروائی کا آغاز امیر و مبلغ انچارج محترم شیخ مبارک احمد صاحب کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو مکرم ناصر احمد صاحب نے کی۔ بعد ازاں مکرم ہدایت اللہ ناصر صاحب نے بڑی خوش الحانی کے ساتھ نظم پڑھی۔ اس کے بعد ایک طفل ندیم احمد شاہد نے خلافت کے موضوع پر پانچ منٹ کے لئے بڑے موثر انداز میں تقریر کی۔ پھر ایک احمدی بچی شمائل جمیل نے خلافت احمدیہ کے موضوع پر پانچ منٹ کے لئے تقریر کی۔ اس کے بعد جلسہ کی کارروائی کا باقاعدہ آغاز ہوا۔

سب سے پہلے مکرم نذیر احمد صاحب ایاز صدر جماعت احمدیہ نیویارک نے محترم امیر و مبلغ انچارج صاحب اور دیگر مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ اور یوم خلافت کے انعقاد کی اہمیت اور اس کے انتظامات کا ذکر کیا۔

اس کے بعد محترم ڈاکٹر خلیل احمد صاحب ناصر نے نصف گھنٹہ سے زائد تقریر کی جو بڑی مدلل اور موثر تھی۔ بعد ازاں مکرم محمود احمد صاحب نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی نظم بڑی خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

بعد ازاں خاکسار انعام الحق کوثر مبلغ سلسلہ نے "انسٹی ٹیوشن آف خلافت" کے موضوع پر پینتالیس منٹ تقریر کی۔ اور اس امر کا اظہار کیا کہ **ولیبدلنہم من بعد خوفہم امنا** کے الٰہی وعدہ کے موافق جماعت انشاء اللہ ہر قسم کے حالات سے بخیر و خوبی گزر کر فتح و کامرانی سے ہمکنار ہوگی۔ اور انشاء اللہ جماعت پہلے سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کے فضلوں کا مشاہدہ کرے گی۔ بعد ازاں محترم امیر صاحب نے مکرم میر داؤد احمد صاحب نیشنل سیکرٹری جائداد سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی پانچ مساجد و مشن ہاؤسز کے قیام کی بابرکت تحریک کے نتیجہ میں اب تک ہونے والے انتظامات کی رپورٹ پیش کرنے کے لئے کہا۔ چار پانچ ماہ کے اندر اندر جو اس سلسلہ میں خصوصی پیش رفت ہوئی۔ اس کی تفصیل یوں بیان فرمائی۔

۱۔ یارک شہر	شہر کے اندر ایک خوبصورت بلڈنگ برائے مشن ہاؤس خریدی گئی۔
۲۔ شکاگو	مشن ہاؤس اور پانچ ایکڑ زمین
۳۔ ڈیٹرائٹ	مسجد اور مشن ہاؤس کے لئے سات ایکڑ زمین
۴۔ واشنگٹن	44 ایکڑ زمین برائے مسجد و مشن ہاؤس
۵۔ لاس اینجلس	چار ایکڑ زمین برائے مسجد و مشن ہاؤس
۶۔ نیویارک	ایک خوبصورت اور باموقع بلڈنگ برائے مشن ہاؤس کی خرید کے سلسلہ میں معاہدہ پر دستخط اور بتالیس ہزار ڈالرز کی ادائیگی
۷۔ فلاڈلفیا	مسجد کے حصہ کی تیاری اور تکمیل۔

اس کے بعد محترم شیخ مبارک احمد صاحب نے ایک گھنٹہ سے زائد صداقتی خطاب میں آپ نے نظام خلافت کی برکات، نظام خلافت کے ساتھ وابستگی اور خلیفۂ

وقت کا تحریکات پر لبیک کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کے عظیم الشان فضلوں کا ذکر کیا اور احباب جماعت سامرکہ میں حضور ایدہ اللہ کی پانچ نئی مساجد و مشن ہاؤسز کے قیام کی بابرکت تحریک کا ذکر کرتے ہوئے نیویارک مشن کی خرید کے منصوبہ کی تفصیلات سامنے رکھیں۔ اور نقدی وعدہ اور فوری ادائیگی کے لئے تحریک فرمائی۔ اس تحریک کا فوری اثر ہوا۔ مردوں، عورتوں اور ننھے ننھے بچوں نے فدائیت کے انتہائی جذبہ کے ساتھ ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر وعدے لکھوانے شروع کر دیئے چنانچہ اس موقع پر انتیس مردوں نے 34,200 ڈالر۔ بیس احمدی مستورات نے 4250/- ڈالر اور اٹھارہ احمدی بچوں نے 4450/- ڈالر کے وعدے لکھوائے اس طرح خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک یوم کے اندر اندر کل 142,600/- ڈالر (تقریباً بیس لاکھ روپے) کے وعدہ جات موصول ہو گئے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

احمدی مردوں، بچوں اور مستورات کی خلافت سے وابستگی، اور جماعت کے لئے فدائیت کے ان حسین جلووں کو دیکھ کر روح بے اختیار سجدہ ریز ہوتی تھی جس جماعت کے مرد، زن اور بچے اس طرح اخلاص اور قربانی کا مظاہرہ کریں۔ اس کا کوئی بال بھی بیکا نہیں کر سکتا۔

اجتماعی دعا کے ساتھ جلسہ کا اختتام ہوا۔ جلسہ کے بعد دیر تک احباب جماعت محترم شیخ مبارک احمد صاحب سے ملتے رہے۔

اگلے روز دوپہر تین بجے نیویارک کے ۷۱/۸۸/۸۴ - ۱۲/۸۸/۱۲ ٹیلیویژن سٹیشن کے نمائندے تشریف لائے جنہوں نے تقریباً نصف گھنٹہ تک امیر و مبلغ انچارج صاحب کا انٹرویو ریکارڈ کیا۔

تربیت اولاد کے 26 اصول

بقیہ صک سے

تو اس سے چھوٹے چھوٹے کام لینے چاہئیں۔ مثلاً یہ برتن وہاں رکھ دو۔ وہ چیز اٹھا لاؤ۔ اس سے بچہ میں اطاعت کا مادہ پیدا ہوتا ہے اور ہاتھ سے کام کرنے کا تجربہ ہوتا ہے۔

(۸) بچے کو اپنے نفس پر کنٹرول کرنے کی عادت ڈالنی چاہیئے وہ یوں کہ کھانے والی اشیاء چھیننے کی بجائے بچہ کے سامنے پڑی ہونا چاہیئے لیکن اسے بتایا جائے کہ مقررہ وقت پر ہی کھانا کھائے گا۔

(۹) بچہ کو بے جا پیار اور ڈانٹ ڈپٹ نہیں کرتے رہنا چاہیئے۔ اس سے کئی اخلاقی بیماریاں پیدا ہو سکتی ہیں۔

(۱۰) بچے کے سلسلہ میں ماں باپ کو ایثار سے کام لینا چاہیئے۔ جو چیز کسی بیماری کی وجہ سے جب تک بچہ نہیں کھا سکتا والدین بھی نہ کھائیں اور نہ گھر میں لائیں۔

(۱۱) لمبی بیماری میں بچے کی دیکھ بھال نہایت احتیاط سے کرنا چاہیئے۔ زیادہ توجہ بزدلی، خود غرضی اور چڑچڑاہٹ پیدا کر دے گی۔ اور بے توجہی اسے باغی بنا سکتی ہے۔

(۱۲) بچے کو ڈراونی کہانیاں نہ سنانا چاہیئے اس سے بچہ میں احساس کمتری پیدا ہوتا ہے اور وہ بزدل ہو سکتا ہے۔

(۱۳) ہر بچے کو اس کی عمر کے مطابق ذمہ داری ڈالنا چاہیئے تاکہ اسے اس کا احساس ہو۔

(۱۴) بچے کے دل میں یہ ڈالتے رہنا چاہیئے کہ وہ نیک ہے۔ اس سے اس کے طبیعت نیکی کے جذبات پیدا ہوں گے۔

(۱۵) بچے کو خود اپنے ساتھی نہ چننے دینا چاہیئے۔ بلکہ اچھے اخلاق و کردار کے بچے والدین خود منتخب کر کے دیں۔ کیونکہ بچہ اپنے ساتھیوں سے بہت کچھ سیکھتا ہے۔

(۱۶) بچہ کو ضد کی عادت سے باز رکھنا چاہیئے۔ ضد کے وقت اس کی توجہ فوراً دوسری طرف کر دینا چاہیئے۔ اور اصل سبب کا سدباب کرنا چاہیئے۔

(۱۷) بچے سے ہمیشہ ادب سے بات کرنا چاہیئے اس طرح وہ بھی دوسروں سے ادب سے پیش آئے گا۔

(۱۸) بچے کے سامنے جھوٹ۔ تکبر اور دو رخے پن سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ اس سے اس کے اخلاق تباہ ہو سکتے ہیں۔

(۱۹) بچے کو نشہ آور شے سے پرہیز کرانا چاہیئے۔ ورنہ اس کے اعصاب کمزور ہو جاتے ہیں اور اس سے قوت ارادی اور مستقل مزاجی ختم ہو سکتی ہے

(۲۰) بچے کو الگ بیٹھ کر کھیلنے سے منع کرنا چاہیئے۔ تاکہ بری عادات اور ضائع اوقات کا عادی نہ بن جائے۔

(۲۱) بچے کو ننگا نہ ہونے دینا چاہیئے۔ اس سے حیا کی صفت مفقود ہو سکتی ہے۔

(۲۲) بچے کو اپنی غلطی کے اعتراف کی عادت ڈالنا چاہیئے اس طرح اس میں فراخ دلی۔ وسیع القلبی اور توبہ و استغفار کی عادت پیدا ہوگی۔

(۲۳) بچے کا اپنا بھی کچھ مال ہونا چاہیئے۔ پھر اسے اس کی حفاظت اور بہتر استعمال کی تلقین کرنا چاہیئے کہ آئندہ چل کر اسے اس سے واسطہ پڑے گا۔

(۲۴) بچے کا کوئی مشترک مال بھی ہونا چاہیئے۔ مثلاً کوئی کھلونا یا ٹرائی سائیکل جسے گھر کے سب بچے استعمال کریں۔ اس سے مل جل کر رہنے کے آداب و طریقے سیکھے گا۔ اور قومی مال کی حفاظت اور ایثار کا جذبہ پیدا ہوگا۔

(۲۵) بچے کو آداب و قواعد تہذیب ساتھ ساتھ سکھاتے رہنا چاہیئے مثلاً سلام کرنا۔ کھانے کے آداب وغیرہ۔

(۲۶) بچے کی مناسب ورزش کا بھی اہتمام ہونا چاہیئے کہ صحت مند ذہن کے لئے صحت مند جسم کی ضرورت ہوتی ہے اور اس سے بچہ جفاکش اور بہادر ہوتا ہے۔ اور یہ اصلاح نفس کے لئے بہت ضروری ہے۔

پس آج کے بچے ہی کل کے خدام اور انصار ہوں گے۔ پھر وہی قوم کے لیڈر ہوں گے اور انہوں نے ہی جماعت احمدیہ پر پڑنے والی ذمہ داریوں کا بوجھ اٹھانا ہے۔ اگر اگلی نسل اعلیٰ پیدا کرنا ہے تو ضروری ہے کہ بچے کی پیدائش سے ہی اس کی تعلیم و تربیت کا خیال رکھا جائے۔ اسی دوران دردو الحاح سے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا بھی کرتے رہنا چاہیئے۔ کہ وہ ہمیں تربیت اولاد کی ذمہ داریاں پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ تاکہ اگلی نسل بشاشت کے ساتھ اپنی ذمہ داریاں پورا کرنے والی ہو۔ (آمین!)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد دربارہ زکوٰۃ

"اگر میری جماعت میں ایسے احباب ہوں جوان پر بوجہ املاک و اموال و زیورات وغیرہ کے زکوٰۃ فرض ہو تو ان کو سمجھنا چاہیئے کہ اس وقت دین اسلام جیسا غریب اور یتیم اور بے کس کوئی بھی نہیں اور زکوٰۃ نہ دینے میں جس قدر تہدید شرع وارد ہے وہ بھی ظاہر ہے اور عنقریب ہے جو منکر زکوٰۃ کافر ہو جائے۔ پس فرض عین ہے جو اسی راہ میں اعانت اسلام میں زکوٰۃ دی جاوے۔" (نشان آسمانی ص۴۹)

حضور اقدس کا یہ ارشاد کسی وضاحت و تشریح کا محتاج نہیں ہے۔ پس صاحب نصاب احباب و خواتین سے گزارش کی جاتی ہے کہ ان پر جس قدر زکوٰۃ واجب الادا ہو۔ اس کی ادائیگی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اموال و نفوس میں مزید برکت دے۔

ویسٹ کوسٹ امریکہ کی تیسری سالانہ کانفرنس کے لئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا خصوصی پیغام

برادران کرام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

الحمدللہ کہ سان فرانسسکو (امریکہ) کی جماعت اپنا تیسرا سالانہ جلسہ ستائیس مئی کو منعقد کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپکے اس اجتماع کو ہر جہت سے مبارک فرمائے۔ اس اجتماع میں شریک ہونے والے احباب کے ایمان اور اخلاص میں غیر معمولی برکت ڈالے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود نے خدا تعالیٰ کی آپ پر ہزاروں ہزار رحمتیں ہوں جو دعائیں سالانہ جلسہ کے لئے کی ہیں ان سب سے آپکو حصہ وافر ملے آمین یا رب العالمین۔

اس موقع کے لئے میرا پیغام آپ کو یہ ہے کہ ان ایام کو ذکر الٰہی اور دعاؤں میں صرف کریں۔ اس الحاح اور عاجزی سے اپنے پروردگار سے دعائیں کریں کہ وہ عرش پر بپا یہ قبولیت جگہ پائیں۔ ان ایام میں تبلیغ میں وسعت پیدا کرنے کے لئے تدابیر سوچیں اور انہیں عملی جامہ پہنائیں۔

ہر احمدی اپنے ماحول میں ماحول سے باہر دعوت الی اللہ کا پیغام پہنچائے دنیا والوں کو خدا کی طرف بلائیں۔ انہیں یہ احساس دلائیں کہ خدا کے قرب کا میدان خالی ہے۔ دنیا اپنی ساری توجہ سے مادیت پر جھکی ہوئی ہے اسکی ساری توجہ دنیا پر مرکوز رہتی ہے اور وہ آخرت کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتی اس کیفیت کا ہی ذکر قرآن مجید کی آیت میں ہے

اَلَّذِیْنَ ضَلَّ سَعْیُهُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَهُمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ یُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ۝۱۰۴ اُولٰٓىِٕكَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَآىِٕهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِیْمُ لَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَزْنًا ۝۱۰۵ (الکہف)

"کہ یہ وہ لوگ ہیں جنکی تمام تر کوششیں ورلی زندگی میں ہی صرف ہو گئیں۔ اسکے باوجود وہ سمجھتے ہیں کہ وہ اچھا کام کر رہے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب کے نشانوں اور اس سے لقاء کا انکار کر دیا ہے۔ اسلئے انکے تمام اعمال گر کر اس دنیا میں ہی رہ گئے ہیں چنانچہ قیامت کے دن ہم انہیں کچھ بھی وقعت نہ دیں گے۔"

بے شک اسلام رہبانیت کو ناپسند کرتا ہے کہ ترک دنیا بھی ایک معنی میں ذمہ داریوں سے فرار ہے لیکن اسلام کا یہ منشا ضرور

ہے کہ انسان جس بلند مقصد کے لئے پیدا کیا گیا ہے اسے اولیت دی جائے اور وہ اپنے خالق ومالک سے محبت اُس سے وفا کا تعلق یعنی دین کو دنیا پر مقدم رکھا جائے۔

پس میرے عزیزو اس مقصد کو کبھی آنکھوں سے اوجھل نہ ہونے دیں امریکہ میں مقررہ پروگرام کے تحت جلد مشن ہاؤس اور مرکز کی تعمیر کریں۔ میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ اس بارہ میں پہلے جو سستی ہوئی اب اسکی تلافی ضرور ہو گی۔

عزیزو! وقت تھوڑا ہے اور کار عمر ناپائدار۔ جلد قدم اٹھاؤ کہ منزل سامنے ہے انشاءاللہ خدا کی تقدیر پوری ہو گی۔ ضرور پوری ہوگی لیکن جیسا کہ مامور زمانہ نے اپنی کتاب فتح اسلام میں فرمایا۔ اس وقت تک نہیں جبتک ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں۔ اور اس کے لئے ہم ہر تکلیف جھیلنے کے لئے تیار نہ ہو جائیں

اللہ تعالیٰ آپکو نیک مساعی کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے فضلوں سے اسے قبول فرمائے۔ اللھم آمین

خدا آپکے ساتھ ہو۔
خدا آپکے ساتھ ہو
خدا آپکے ساتھ ہو

والسلام

خاکسار

[signature]

خلیفۃ المسیح الرابع